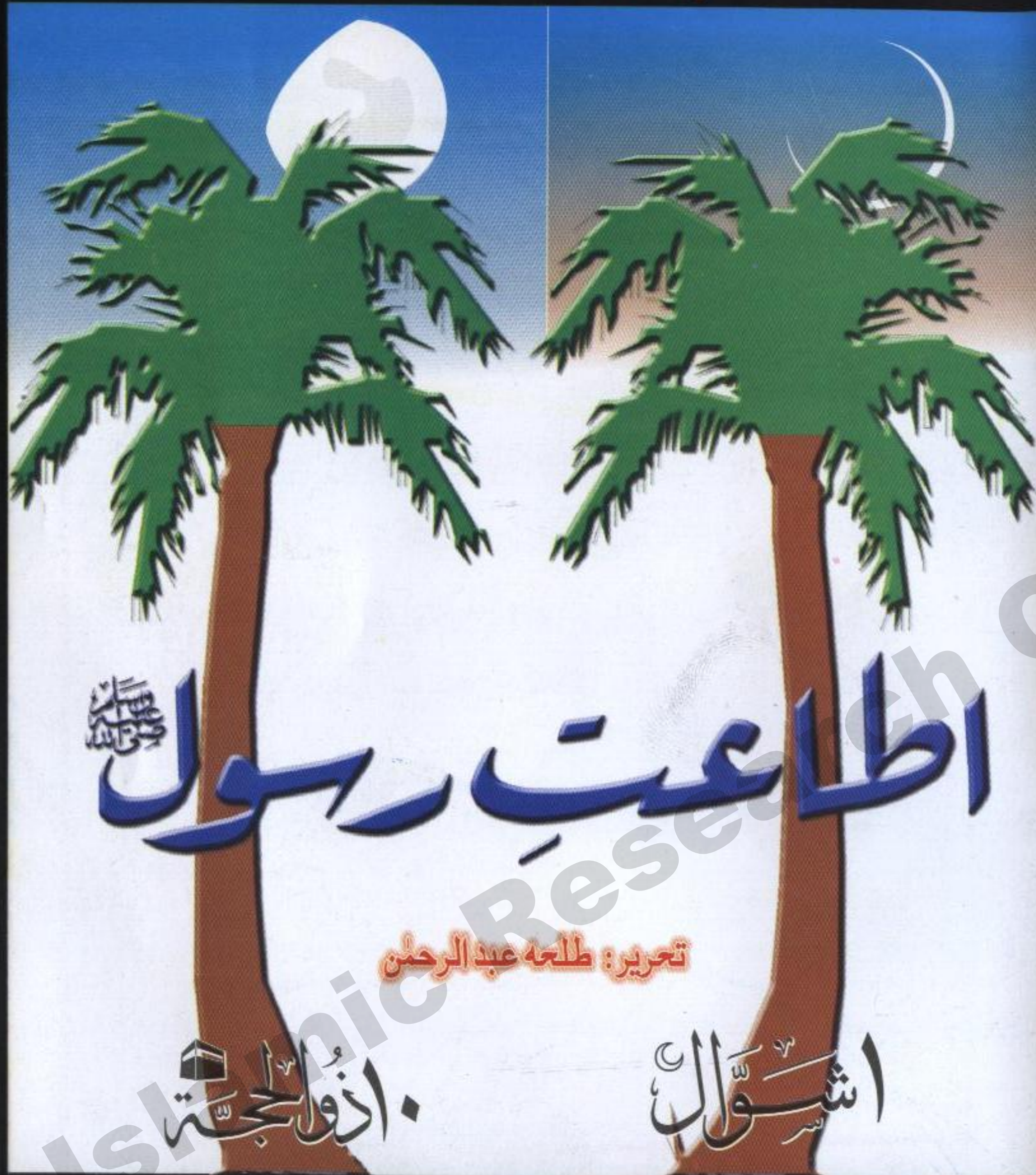
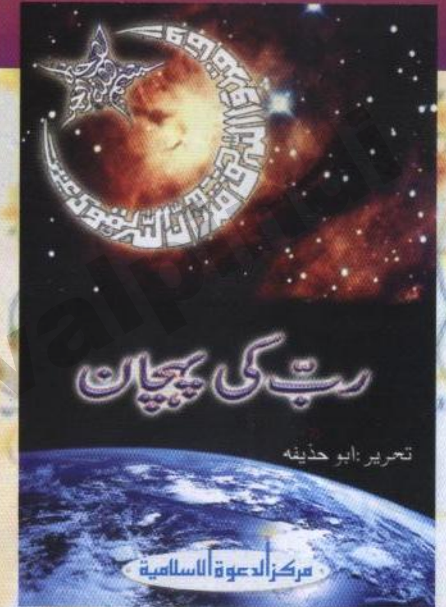
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

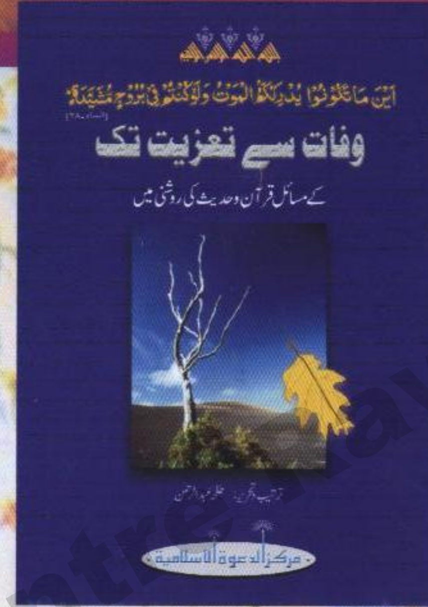
''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔'' [محمد: ۳۳]...



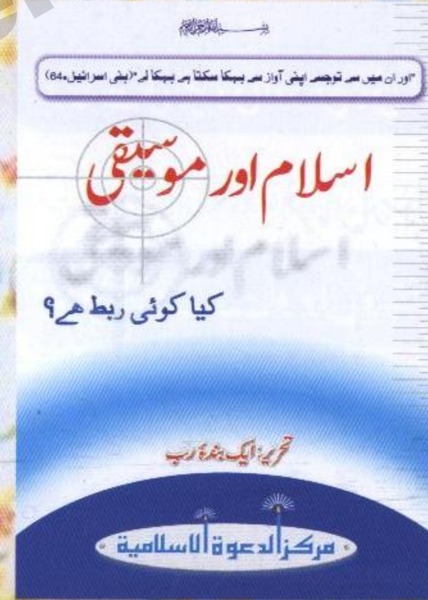


مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ کی چند دیگر مطبوعات











پوسٹ بکس نمبر 172، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔ فون : 4422843

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف و کبریائی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہماری ہدایت کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ہمیں افضل ترین امت بنایا۔ بے شمار درود وسلام ہوں اللہ کے آخری نبی ﷺ پر جنہوں نے قرآن کا عملی نمونہ بن کر شریعت الٰہی کو ہمارے لئے مشعل راہ بنایا۔ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ھادیٔ عالم ﷺ کو سراج منیر (روشن چراغ) بنا کر بھیجا اور لوگوں پر آپ ﷺ کی اتباع وفرماں برداری لازمی قرار دی اور یہ بات واضح فرمادی کہ نجات صرف انہی لوگوں کی ہوگی جو آپ ﷺ کی فرماں برداری کریں گے۔ قرآن مجید کی آیات اور نبی ﷺ کی احادیث سے یہ صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر جو بھی عمل کیا جائے وہ کارِ ثواب نہیں ہوتا بلکہ باطل اور بالکل رائیگاں جاتا ہے۔ کسی شخص کو بھی (خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو) شریعت نے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اپنی مرضی سے دین اسلام میں کوئی نیا کام بطور "ثواب کے کام" کے داخل کردے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس کام کو جو دین میں نیا داخل کیا جائے بدعت، گمراہی اور جہنم میں لے جانے کا باعث قرار دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمادیا کہ ﴿مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ "جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔" (متفق علیه)..

مقام غور ہے کہ سنت کی پیروی کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ لہٰذا ہمیں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اچھی طرح جانچ لینا چاہئے کہ وہ سید البشر، امام الانبیاء، امام اعظم، رحمۃ للعالمین ﷺ کی سنت سے ثابت ہے یا نہیں۔ اگر ہم نے اپنی پسند سے کوئی کام یہ کہہ کر شروع

وہ نیکی، نیکی نہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کی ہو یا آپ ﷺ نے اس کے کرنے کی اجازت نہ دی ہو

کردیا کہ "اس میں حرج کیا ہے" تو جان لیجئے کہ اس میں سب سے بڑا حرج یہ ہے کہ ایسا کرنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے بڑھتا اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ مکمل شریعت کو نامکمل سمجھ کر اسے مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اسے محمد رسول اللہ ﷺ کی امانت، دیانت وصداقت پر یقین نہیں کیونکہ جتنے بھی ثواب کے کام تھے اللہ کے رسول ﷺ نے بتلا دیئے اور لوگوں سے گواہی لے کر اللہ کو بھی گواہ بنالیا کہ آپ ﷺ نے پورے کا پورا دین پہنچادیا۔ لہٰذا اب جو بھی شخص، خواہ وہ عام آدمی ہو یا کسی مذہبی لیڈر کے روپ میں ہو، شریعت محمدی میں کوئی اضافہ یا کمی کرے گا تو وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ ایسا شخص شیطان کا کارندہ ہے جو "نیک کاموں" کا جھانسہ دے کر لوگوں کو سیدھی راہ سے بھٹکا رہا ہے۔ جو نام سنت کا لیتا ہے مگر تعلیم بدعت کی دیتا ہے۔ لوگوں کو قرآن وحدیث کے مطالعہ سے روکتا اور اپنے ہی جیسے گمراہ مذہبی پیشواؤں کی کتابیں پڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ ایسے شخص کو پہچاننے اور اس کے مکروفریب سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اس کی باتوں کو قرآن وحدیث کے حوالہ سے پرکھیں۔ اگر وہ بات قرآن وسنت سے ثابت ہو تو ٹھیک ورنہ کھلی بدعت اور گمراہی ہے۔ اس کی ایک مثال مروجہ عید میلاد ہے جو گذشتہ چند سالوں سے زور وشور سے منائی بلکہ سرکاری سرپرستی میں منوائی جارہی ہے۔ اس من گھڑت عید کے منانے والے کو سچا عاشق رسول اور نہ منانے والے کو گستاخ رسول اور شیطان کہا جاتا ہے۔ ان جذباتی فتووں سے قطع نظر آیئے غور کریں کہ آیا قرآن وسنت میں اس "عید" کے منانے کا کوئی حکم ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے "عید میلاد النبی" کے نام سے کوئی عید منائی، جلوس نکالے، کھانے پکوا کر تقسیم کئے، چراغاں کیا اور امت کو

بڑے سے بڑا متقی اور نیک سیرت انسان بھی شریعت کا کوئی مسئلہ بنا سکتا ہے نہ حذف کرسکتا ہے

ان کاموں کا حکم دیا؟ اگر یہ خودساختہ عید میلاد نہ منانا شیطانیت ہے تو بتایئے کہ ان فتویٰ دینے والوں کا صحابہ کرامؓ اور خود جناب رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے جنہوں نے کبھی یہ نام نہاد تیسری عید نہیں منائی اور نہ ہی امت کو منانے کا حکم دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ من گھڑت عید میلاد منانا ہی گستاخیٔ رسولؐ، گستاخیٔ صحابہؓ، گستاخیٔ خلفائے راشدین، گستاخیٔ آئمہ کرام ومحدثین عظام رحمہم اللہ ہے جنہوں نے قرآن وحدیث کی حفاظت کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کردیں اور خالص دین ہم تک پہنچادیا کہ کوئی بھی شیطانی کارندہ اس میں بدعت کی ملاوٹ نہ کرسکے۔ ان نیک لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کے صدیوں بعد دیگر بدعات کے ساتھ ساتھ یہ بدعت بھی رائج کی گئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدعتی مذہبی پیشوا حسب خواہش اس میں تبدیلیاں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اب جو کچھ ہورہا ہے آپ کے سامنے ہے۔

برصغیر کا پہلا جلوس: برصغیر میں میلاد کے دنوں میں پہلے صرف نذرونیاز اور مخصوص محفلوں کی بدعات کا رواج تھا۔ عوام الناس میں یہ دن بارہ وفات کے نام سے مشہور تھا۔ رفتہ رفتہ یہ دن وسیع اجتماعات کی شکل اختیار کرگیا۔ میلاد کی محفلوں کا مروجہ جلوس کی شکل اختیار کرنا محض ایک تاریخی حادثہ ہے۔ اس کی ابتداء راولپنڈی شہر سے ہوئی جہاں اس وقت تین بڑی قومیں مسلمان، ہندو اور سکھ آباد تھے۔ دفاتر اور منڈیوں میں سکھوں اور ہندوؤں کی اجارہ داری تھی اور ان کی معاشی بالادستی مسلمانوں پر حکمرانی کررہی تھی۔ ان کی عبادات کا حلقہ محض مندروں اور گوردواروں تک محدود نہ تھا بلکہ سال میں کئی کئی ''نگر کیرتن'' ہوتے جن میں راگی گلی گلی بھجن

''جشن میلاد'' جو اسلام کے ابتدائی 600 سال تک موجود نہ تھا، اسلام کیسے ہوسکتا ہے؟؟

گاتے، جلوس کی شکل اختیار کرتے اور دندناتے پھرتے۔ راولپنڈی شہر میں یہ ''نگر کیرتن'' فرقہ وارانہ تناؤ کا باعث تھے۔ جامع مسجد کے سامنے سے گاتے بجاتے نکلنا مسلمانوں کے سکون کو للکارنے کے مترادف سمجھا گیا۔ ۱۹۲۶ء میں یہ فرقہ وارانہ تلخی قتل وغارت گری، آتش زنی اور لوٹ مار کی شکل اختیار کرگئی۔ اس المیے میں دونوں فریقوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ ضلع کے فرنگی حکام نے دخل اندازی کی اور دونوں پلڑوں کو ہم وزن کرنے کے لئے شہر کے مقتدر مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ بھی ''نگر کیرتن'' کے مقابل کوئی جلوس مقرر کریں۔ چنانچہ مسلمانوں نے بارہ ربیع الاول کو میلاد النبیؐ (جو حقیقت میں وفات النبیؐ ہے) کے جلوس کے لئے خاص دن مقرر کرلیا اور اگلے سال یعنی ۱۹۲۷ء کو یوم میلاد النبی کا پہلا ''جلوس'' نکالا۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ اس جلوس کی ابتداء انگریز کے مشورے سے ہوئی۔ بعض سنجیدہ حلقوں نے اس جلوس کی مخالفت بھی کی۔ مولانا ظفر علی خان نے ''زمیندار'' اخبار میں لکھا کہ یہ فعل سراسر بدعت ہے اور مذہب کی روح کو لہو ولعب میں بدلنے کی شعوری کوشش ہے.... بہرکیف اکثریت اس جلوس کی حامی تھی۔ جلوس نکلتا رہا اور آج تک نکلتا ہے۔ (دیکھئے ''راول دیس'' ص ۱۲۴ تا ۱۲۷، طبع راولپنڈی)

تاریخ اس پر شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے کئی صدیوں بعد یہ بدعت (عید میلاد النبیؐ) رائج ہوئی اور مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں میں رواج پکڑتی گئی۔ بہرحال ہمارا مقصد اس خودساختہ ''عید'' میں واقع رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ونافرمانی کو بے نقاب کرنا ہے تاکہ ہر مسلمان پر یہ بات عیاں ہوجائے کہ یہ ''عید'' منانا قطعاً حُبِّ رسول ﷺ نہیں بلکہ مخالفتِ رسول ﷺ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہوجانے کے

برصغیر پاک وہند میں مروجہ عید میلاد النبیؐ بارہ وفات (یعنی غم) کے نام سے منائی جاتی تھی

رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔" (النساء۔ ۱۱۵) ... آیئے دیکھئے کہ یہ خود ساختہ عید اپنے اندر شریعت مطہرہ کی کس قدر مخالفت سموئے ہوئے ہے۔

مخالفت نمبر ۱ ...تیسری عید : حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے دو دن مقرر تھے جن میں وہ لوگ کھیل کود کرتے (خوشی مناتے)۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہم ان دنوں میں زمانہ جاہلیت سے کھیلتے چلے آرہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان سے بہتر دو دن تبدیل کر دیئے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن ہے۔ (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ).. اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی خوشی کے لئے سال میں صرف دو ہی دن ہیں۔ اگر ربیع الاول والی خود ساختہ عید کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تین ہو جاتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمائے۔ اب اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یوم میلاد النبیؐ عید کا دن ہے تو لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی صداقت و امانت پر ایمان نہیں۔ جس کا تصور بھی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ پس یہ ماننا پڑے گا کہ یہ "عید" آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھی اور نہ ہی آپ ﷺ نے اسے منانے کا حکم دیا۔ یہ بعد کی ایجاد ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ بدعت ہوئی اور بدعت کے بارے میں زبان نبوت سے یہ بات جاری ہو چکی ہے کہ "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔" (نسائی)..

رسول اللہ ﷺ ہمیں دو عیدیں دے کر گئے
دین میں تیسری عید منانا صریح گمراہی ہے

مخالفت نمبر ۲ ... عید پر روزہ ؟: رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ ہر سوموار کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن ہی مجھ پر وحی نازل کی گئی۔" (صحیح مسلم).. غور فرمائیے! رسول اللہ ﷺ تو ہر پیر کے دن اپنے یوم پیدائش پر روزہ رکھیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ آپ ﷺ سے "عشق" جتانے کے لئے آپ ﷺ کے یوم پیدائش کو بطور "عید" منا کر خوشیاں منائیں اور مرغن غذائیں کھائیں۔ یہ الگ لطیفہ ہے کہ اس "عید" کے لئے جس تاریخ (۱۲، ربیع الاول) کا انتخاب کیا گیا ہے وہ آپ ﷺ کا یوم پیدائش نہیں بلکہ یوم وفات ہے۔ اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ عید کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم).. اپنی پیدائش والے دن رسول اللہ ﷺ کا روزہ رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یوم میلاد النبیؐ "یوم عید" نہیں۔

مخالفت نمبر ۳ ... موسیقی: حضرت ابو عامرؓ یا ابو مالک الاشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجے گاجے حلال ٹھہرائیں گے... اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا، وہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے۔" (صحیح بخاری، ابو داؤد، بیہقی)..
ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ میں گاجے باجوں کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں (مسند احمد).. خود ساختہ عید میلاد پر رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی مخالفت اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ خاص کر وہ گاڑیاں جو دن رات پوسٹر اور بینر لگائے سڑکوں پر گشت اور اشتہار بازی کا

ناچ گانے اور چراغاں کرنے کا نام محبت نہیں
اصل حُبِّ رسولؐ اطاعت رسول ﷺ کا نام ہے

کام کرتی ہیں، ان میں ہر طرح کی موسیقی با آواز بلند سنی جا سکتی ہے۔ لے اور سروں سے فلمی گانوں کی دھنوں پر نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ’’دو قسم کی آوازوں پر دنیا میں بھی لعنت ہے اور قیامت والے دن بھی ان پر پھٹکار ہوگی۔ (پہلی) لے اور سروں سے گانے والی، (دوسری) مصیبت کے وقت بین کرنے والی۔‘‘ (ترمذی، مجمع الزوائد).. اہل بدعت ڈھول اور سارنگیوں کی دھنوں پر گھوڑوں کو نچاتے اور بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ پیر صاحب کے ہاں تو محفل موسیقی قوالی کی صورت میں اتنی ہی لازم ہے جتنی ایک مسلمان کے لئے نماز۔ اگر یہ سازوں اور باجوں والی قوالی واقعی اسلام کا کوئی جزو ہے تو پیر صاحب یہ کام خود کیوں نہیں کرتے؟ اسلام کے کام میں شرم کیسی؟ یہ ’’متبرک‘‘ کام ڈوموں اور گویوں کے لئے کیوں رکھ چھوڑا ہے؟

مخالفت نمبر ۴ ... غیروں کی مشابہت: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی اسی طرح پیروی کرو گے جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے برابر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے تو تم اس میں بھی ان کے پیچھے چلو گے۔‘‘ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ یہودی اور عیسائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور کون ہیں؟ (بخاری و مسلم).. سالگرہ یا جنم دن منانا اصل میں عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ عیسائی عرصہ دراز سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سالگرہ مناتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے ہاں چراغاں کرنا، جھنڈیاں لگانا، سانتا کلاز (Santa Claus) یا فادر کرسمس بن کر جعلی داڑھیاں لگانا، عمارتیں اور عبادت گاہیں سجانا، بچوں کو اس دن نئے کپڑے پہنانا، تحفے تحائف دینا غرضیکہ ہر قسم کی بدعت و فضول خرچی رواج پا چکی

زندگی کے ہر شعبہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی موجود ہے، بارہ ربیع الاول کے لئے کیوں نہیں؟

ہے۔ یقیناً یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات نہیں بلکہ عیسائیوں کی اپنے دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کی دیکھا دیکھی اپنے نبی ﷺ سے پیار کا نیا معیار متعارف کرایا۔ عیسائیوں کی طرح آج کے مسلمانوں کا مقصد بھی رونق، ہلہ گلہ اور شغل میلہ ہے۔ نبی ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت کا تو کہیں نشان بھی نظر نہیں آتا۔ جعلی داڑھیاں لگا کر عاشق رسول بننا بھی عجیب تماشا ہے۔ اس دفعہ پاکستان کے ایک نامی گرامی بدعتی لیڈر نے رات ۱۱ بج کر ۵۹ منٹ پر عید میلاد کا آغاز کر کے ہو بہو ویسا ہی انداز اختیار کیا جیسا یہود و نصاریٰ نئے سال کی رات (New Year's Eve) کرتے ہیں۔ سوچئے! ہمارے نبی ﷺ نے تو ہمیں یہود و نصاریٰ کی مخالفت کے احکام دیئے ہیں اور یہ گمراہ مذہبی لیڈر قوم کو کس تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

مخالفت نمبر ۵ ... مسلمانوں کو ایذاء: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں محفوظ رہیں۔‘‘ (ترمذی، نسائی).. اس حدیث مبارکہ کی مخالفت کرتے ہوئے اہل بدعت چندہ لینے کے لئے ناکے لگاتے ہیں اور چندے سے انکار کرنے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ زیادہ تلخ کلمات کے تبادلہ پر ہاتھا پائی تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ گلیوں کو جھنڈیوں سے سجانے کے لئے بلا اجازت چھتوں پر پھلانگنا ایک حق سمجھا جاتا ہے۔ جہاں جہاں ان کی مساجد ہیں میلاد کے دنوں میں وہاں ہفتوں تک اِن کے لاؤڈ سپیکر سے محلے والوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ کسی طالبِ علم یا بیمار کو خاطر میں نہیں لایا جاتا۔ ہمسایوں کے حقوق کی پامالی کا خیال آنا تو درکنار یہ لوگ تو عوام کی املاک تباہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر خطبہ بھی ہے اور نماز بھی
یہ کیسی عید ہے نہ خطبہ نہ نماز ؟؟؟

گھروں کا رنگ و روغن پوسٹر لگا کر برباد کرنا ایک شغل ہے۔ مخالف مسلکوں کو بھرپور تنقید کا نشانہ بنانا ہر بدعتی مولوی اپنا حق سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ جو ''عید میلاد النبی'' نہیں مناتا وہ شیطان کا بھائی ہے۔ کوئی اس بدعتی مولوی سے یہ نہیں پوچھتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی۔ کیا یہ جاہل شخص صحابہؓ سے عید میلاد منانا ثابت کر سکتا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں ثابت کر سکتا تو پھر اس سے پوچھا جائے کہ صحابہ کرامؓ کے بارہ میں اس کا کیا فتویٰ ہے؟

مخالفت نمبر ۶... قبر مبارک کی توہین: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا''(مؤطا امام مالك) . . آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد لوگ آپ ﷺ کی قبر پر مشرکانہ حرکات نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور آپ ﷺ کی قبر مبارک کو اس سے محفوظ فرمایا۔ آج بھی روضۂ رسول ﷺ پر سجدہ ریز ہونے اور دوسری غیر اسلامی حرکات کرنے کی کوشش کرنے والوں کو روک دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں فرمایا: ''اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔''(متفق علیہ). . بدعتی آپ ﷺ کے فرمان کی مخالفت مدینہ منورہ میں نہ کر سکے لیکن یہ گستاخی جعلی گنبد خضریٰ بنا کر کر دی۔ خود ساختہ عید میلاد کے دن گتے اور لکڑی کا گنبد بنا کر اس کا طواف کرنا، اس کو چومنا، سروں پر اٹھا کر گلی گلی پھرنا اور رات کو اسے توڑ ڈالنا ایک رسم بن چکی ہے۔ یہی حال خانہ کعبہ کے ماڈل بنا کر اس کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ اسے کبھی گدھا گاڑی، کبھی بیل گاڑی اور کبھی ٹریکٹر پر رکھ کر گھمایا جاتا ہے اور نام نہاد عید میلاد النبی گزر جانے کے بعد توڑ دیا جاتا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ؟

امام ابو حنیفہؒ کی زندگی میں 70 مرتبہ اور شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی زندگی میں یہ دن 90 بار آیا، کیا انہوں نے یہ عید منائی ؟

مخالفت نمبر ۷... راستے کے حقوق کی پامالی: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لئے (یہاں) بیٹھے بغیر چارہ نہیں۔ ہم یہاں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔'' (بخاری و مسلم) . . عام راستے اور چوراہے معاشرے کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان مقامات پر مجلسیں جمانا، جلوس نکالنا اور انہیں مسدود کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ عام راہ کو روکنے سے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ خود ساختہ عید میلاد پر اس حدیث مبارکہ کی مخالفت بھی ہر چوراہے پر نظر آتی ہے۔ سڑکیں جلوسوں سے بند، گلیاں دیگوں اور آگ سے پُر اور بچے کھچے راستے شامیانوں اور قناتوں سے بند۔ چندہ اکٹھا کرنے والے گلیوں محلّوں کا محاصرہ کئے ہوئے ہر دروازے پر حملہ بول رہے ہوتے ہیں۔ جلوسوں اور جلسوں میں عورتوں کا بے حجاب آنا معیوب نہیں سمجھا جاتا، کوئی نگاہ نیچی نظر نہیں آتی۔ تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا تو ایک طرف، راستے میں آتش بازی کا سامان پھینکا جاتا ہے اور کسی معزز کو چونکا کر قہقہے لگائے جاتے ہیں۔ ٹرکوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں اور ریڑھیوں کو سڑک کے عین وسط میں کھڑے کرکے، سڑک بند کرنے کا کام فخریہ انداز سے کیا جاتا ہے۔ عام شہری تو دور کی بات ایمبولینس تک کو راستہ ملنا ناممکن ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ ہر جلوس اسلام کا ''جلوس'' نکالتا نظر آتا ہے۔

اسلام میں کمی بیشی کی گنجائش ہوتی تو عرش والا اس کی اکملیت کا اعلان نہ کرتا

مخالفت نمبر ۸ ... نمود و نمائش اور فضول خرچی: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی دنیا میں نمائش وشہرت کا لباس پہنے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت ورسوائی کا لباس پہنائے گا۔ (مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ).. اس موقع پر بڑھ چڑھ کر نمود نمائش کی جاتی ہے۔ گلی محلوں اور مسجدوں کو ایک دوسرے سے مقابلے کے لئے خوب سجایا جاتا اور بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ آپس میں فخر کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ ہمارا علاقہ دوسرے علاقوں سے بازی لے گیا اور اوّل نمبر پر آیا۔ دوسرے علاقوں والے سوچتے ہیں آئندہ سال وہ آرائش وزیبائش پر مزید روپیہ خرچ کریں گے تاکہ وہ جیت جائیں۔ اسلام اس بات کی تعلیم نہیں دیتا۔ در و دیوار کی سجاوٹ اور آرائش پر جس قدر روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ سب فضول خرچی ہے کیونکہ چند روز بعد ہی وہ سارا سامانِ آرائش وزیبائش ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ اتنی بڑی رقم غرباء ومساکین، یتیموں اور بیواؤں کو دے دی جائے تو کوئی تیار نہ ہوگا۔ مگر اپنے نام اور ناک کی خاطر، شہرت وعزت پانے کے لئے جھنڈیوں اور قمقموں پر بے دریغ فضول خرچی کی جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا﴾ ”اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو۔“ (الاسراء۔ ۲۶)... اس شیطانی کام کو ثواب کا کام بتا دینا بھی شیطان کی کارستانی ہی ہے جو لوگوں کو ہر صورت سیدھی راہ سے ہٹا کر برائی کی راہ پر لگانا چاہتا ہے۔ حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے کہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔“ اس سے آپ ﷺ کی

کسی صحابیؓ، تابعیؒ، امام، محدث، مفسّر یا فقیہہ
سے یہ تیسری عید منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا

مراد تکلفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا ترک ہے۔ (ابو داؤد)...

مخالفت نمبر ۹... شرک کی ترویج: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے جس نے تجھے بلا شرکت غیرے پیدا کیا ہے۔ (صحیح بخاری).. عید میلاد پر اسلام کی سب سے بڑی مخالفت نہ صرف یہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے حکم کے مقابلے میں دو کی بجائے تین عیدیں بنالی گئیں، بلکہ اس خود ساختہ عید پر شرک کی زبردست ترویج کی جاتی ہے۔ عشق رسول اور نعت خوانی کے نام پر ایسے اشعار پڑھے جاتے ہیں جن میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا شرک اور گستاخی کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی شان کو بیان کرتے ہوئے اس قدر مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کو رب کائنات کے ساتھ ملا دیا بلکہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہی مبالغہ آرائی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کی تھی کہ انہیں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا۔ بدعتیوں نے نور من نور اللہ کا نعرہ لگا کر نبی ﷺ کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا حصہ قرار دے دیا۔ حالانکہ رحمت للعالمین ﷺ نے اس غلو سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو چڑھا دیا۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں پس یوں کہو ”اللہ کا بندہ اور رسول“ (صحیح بخاری)..آپ ﷺ تو اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو یہی سمجھاتے رہے کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ جب مانگو تو اللہ سے مانگو۔ جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ کو پکارو۔ خود بھی ہر وقت اللہ کو ہی پکارتے اور اس سے مدد طلب کرتے رہے مگر نعت خواں اور

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا مرا وہ آگ میں داخل ہوگا
اور جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا“ (مسلم)

قوال اس بات کونہیں سمجھتے۔ وہ مخلوق کو خالق سے ملا دیتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ ان لوگوں نے رحمۃ للعالمین ﷺ کے پہنچائے ہوئے دین کو بدل دیا ہے۔ یاد رکھیئے! قیامت کے دن اللہ کے رسول ﷺ فرمائیں گے: ﴿ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي ﴾ ''دور ہو جائیں! دور ہو جائیں! وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔'' (صحیح بخاری)

نعت خوانی اور قوالی میں اللہ و رسول ﷺ کے احکام کو جس طرح پیٹھ پیچھے ڈال کر اپنی من مانی کی جاتی ہے اور جو جس کے جی میں سماتا ہے ''عشق رسول (ﷺ)'' کے نام پر کہنے لگتا ہے وہ یہ نہ بھولے کہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اللہ کے حضور جہاں اپنی امت کی سفارش کر رہے ہوں گے وہاں ان لوگوں کی شکایت بھی کر رہے ہوں گے جنہوں نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو ٹھکرا دیا اور اپنی من مانی کرتے رہے۔ ﴿ وَقَالَ الرَّسُولُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴾ ''اور رسول کہیں گے! اے رب میری اس قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔'' (الفرقان۔ ۳۰)...

آیئے! اب خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ خود ساختہ ''عید میلاد'' منا کر آپ اللہ و رسول ﷺ کی مخالفت کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہونا چاہتے ہیں یا آپ سنت کی پیروی کرتے ہوئے سال میں صرف دو ہی عیدوں (عید الفطر، عید الاضحیٰ) کو اپنے لئے کافی جانتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی امید رکھنا چاہتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری فرماں برداری کی وہ

حق وہ نہیں ہوتا جو اکثریت کہے اور کرے
بلکہ حق اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان ہے

جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' (صحیح بخاری) .. نیز فرمایا

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی)

اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے!!

آپ کیا چاہتے ہیں؟

اطاعت و فرماں برداری کر کے جنت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ!!!
یا
بدعات کی پیروی اور من مانی کر کے جنت میں جانے سے انکار!!!

فرمان رسول اکرم ﷺ ہے:

میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو

پڑھ کر ضائع نہ کریں۔ کسی دوسرے کو دے کر ثواب میں شامل ہوں

جزاکم اللہ خیراً

[یہ پیمفلٹ 400 روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے]

حکومت اکثریت کے دباؤ میں آ کر خرافات و بدعات کی سرپرستی نہ کرے بلکہ قرآن و سنت کی ترویج کرے

اشاعت نمبر ۲۷